انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں

انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقع اور محل کے مطابق، کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئی تھیں۔ اور ان کے رد کرنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اٹھ رہی تھیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۳ جمعرات ۱ رجب ۱۴۱۴ھ ، ۱۶- فتح ۱۳۷۲ ہش ، ۱۶- دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے اور محبت بھی ایسی جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص بار بار کہے کہ یہ شخص مرجائے یا اس کی نسبت اور اسی قسم کی دلازاری کی باتیں کہے اور اسے تکلیف دے تو وہ شخص ایسی باتوں سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے اور وہ باپ جس کے بچے کے لئے کوئی شخص بد دعائیں کر رہا ہو یا دیگر رنجدہ کلمات اس کے بچے کی نسبت استعمال کر رہا ہو ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے؟ اسی طرح پر اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں، کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتارا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں پرورش پاتے ہیں۔ وہ خود ان کا متولی۔ متکفل اور ان کے لئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص (-) ان کی مخالفت کرتا ہے اور ان کے دکھ دینے پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مارتی ہے اور ان مخالفت کرنے والوں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کے ایک محبوب کو دکھ دینا چاہا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۹)

تحریک جدید کے وعدہ جات مرکز میں جلد از جلد بھجوانے کی ہدایات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے بابرکت الفاظ میں

"جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے۔ اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد لینا شروع کرتے ہیں اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں"۔

پھر فرمایا۔

"جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان وعدوں سے دفتر (یعنی مرکزی دفتر) کو جلد اطلاع دیں"۔

نئے سال کا اعلان ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے. جماعتیں اولین موقعہ پر وعدے مرکز بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرم کلیم برکات الرحمان سنوری صاحب ابن مکرم حنیف الرحمان صاحب سنوری آف لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ آنسہ گل صاحبہ بنت محترم ضیاء الحق سیٹھی صاحب

باقی صفحہ ۷ کالم ۴ پر

جماعت کی زندگی کی علامت۔ ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

زندہ اعضاء کا یہ نشان ہے کہ ایک حصہ پر کوئی تکلیف ہو تو تمام حصص جسم میں برقی رو کی طرح وہ تکلیف دوڑ جاتی ہے پس میں جماعت میں بھی یہی روح دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی جگہ ایک کو تکلیف ہو تو اس سرے سے اس سرے تک تمام جماعت اس تکلیف، اس دکھ کو محسوس کرے، گویا جماعت بمنزلہ ایک جسم کے ہو جس میں کئی روحیں داخل ہیں یا ایک روح ہے جو مختلف جسموں میں ہے۔ دیکھو جسم پر ایک جگہ پھوڑا ہو تو تمام بدن اس تکلیف کو محسوس کرکے تپ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہ زندگی اور اتحاد کا نشان ہے۔ پاؤں میں کھجلی ہو تو ہاتھ مدد کو دوڑتا ہے۔ سر پر مار پڑنے لگے اور مقابلہ نہ ہو تو پاؤں لے کر دوڑتے ہیں۔ یہ زندگی کی علامت ہے کہ دل، کان، آنکھ غرض تمام اعضاء ایک دوسرے کی مدد کو پہنچتے ہیں۔ پس جماعت کی زندگی کی علامت بھی یہی ہے کہ تمام افراد ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کریں۔ اگر ہندوستان کے اس سرے پر تکلیف ہو تو چاہئے کہ تمام اطراف عالم میں بجلی کی سی رو دوڑ جائے اور ایک احمدی کے درد کی ٹیس پانچ لاکھ سے زیادہ قلبوں پر اثر کرے۔ اگر ایک کو خوشی ہے تو تمام کے تمام خوشی سے بھر جائیں۔ یہ بات ہو تو پھر ہماری جماعت زندہ جماعت ہے۔ نہیں تو جماعت زندہ نہیں اور اگر زندہ ہے تو بیمار ضرور ہے۔

زندگی تو نام ہے حرکت کا۔ احساس کا۔ جس جماعت میں حرکت نہیں احساس نہیں وہ

باقی صفحہ ۷ کالم ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۶ / فتح ۷۲ ۱۳ اھش — ۱۶ / دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے' فرماتے ہیں۔ ا۔ دعا کا اصول یہی ہے اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔

۲۔ بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

۳۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔

۴۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا تو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت رد ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔

۵۔ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو احکام الٰہی کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر احکام الٰہی کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکام الٰہی) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔

۶۔ میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اس محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گذرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں۔

۷۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

چلے ہیں شانہ بہ شانہ ہم سب قدم قدم سے ملا ہوا ہے
قریب تر ہو گئی ہے منزل سفر کچھ اس طرح کٹ رہا ہے
ہوا میں خوشبو ہے کامیابی کی اور فضائیں ہوئی ہیں روشن
جو چھا رہا تھا سیاہ بادل وہ اب بہت جلد چھٹ رہا ہے

ابو الاقبال

خلوصِ دل سے مری عقیدت کا اس صدی کو سلام پہنچے
پیام تو مختصر ہے میرا مگر بصد احترام پہنچے

قدم قدم پر یہ آرزو ہے کہ میری سعیٔ عمل سے بڑھ کر
بلندیوں سے بلند تر اپنے دینِ فطرت کا نام پہنچے

ہر ایک فردِ بشر کو حسنِ ازل کی رعنائی ہو میسر
ہر ایک گھر میں ہر ایک دل میں خدا کا شیریں کلام پہنچے

سعید روحوں کے سر پہ پروردگارِ عالم کا دستِ شفقت
اور اس کے فضلوں کی بیکرانی کا سلسلہ تا دوام پہنچے

ہر ایک خدمت سے بڑھ کے خدمت ہے دین حق کا پیام دینا
ہمارے ہاتھوں خدا کرے دُور دُور تک یہ پیام پہنچے

نئے نئے ازم آدمیت کی روح یکسر کچل رہے ہیں
ہو دینِ حق کا نظام غالب جہاں جہاں یہ نظام پہنچے

ہمارا عجز و نیاز تو بوریا نشیں ہے کسی کی رہ میں
مگر اس بوریا نشینی کا آسماں تک مقام پہنچے

اُمنگ کی مشعلیں جلا کر چلے ہیں تاریک راستوں پر
کبھی تو تکمیل آرزو تک عمل کا ہر اہتمام پہنچے

یہی مناسب ہے ہر قدم پر ہماری رہ میں صلیب گاڑو
ہمیں تو اہلِ جنوں ہیں یارو ہمیں خرد کا سلام پہنچے

وہ اور ہونگے کہ سنگ میلوں پہ جنکی آنکھیں لگی ہوئی ہیں
ہماری کیا بات ہے کہ منزل پہ ہم بہت خوش خرام پہنچے

ہمارے کردار کی شعاعیں معاشرہ کو اجال دیں گی
ہماری باتوں سے انتہا تک ہماری دعوت کا کام پہنچے

نئی صدی میں نئی امنگوں کو ساتھ لے کر سفر پہ چلئے
نسیم ہر گوشۂ زمیں پر خدا کا اس طرح نام پہنچے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

دنیا کو وہی چیز فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اپنے نام کے مطابق اپنے اندر صفات بھی رکھتی ہو۔ اگر اس کا نام تریاق ہو تو وہ اپنے اندر تریاقی خاصیت رکھتی ہو۔ اور اگر اس کا نام شفا ہو تو وہ اپنے اندر شفائی اثرات رکھتی ہو۔ یہی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہاں بیان فرمائی ہے۔ کہ بڑی برکتوں والا ہے وہ خدا جس نے حق اور باطل میں تمیز کرنے والا کلام اپنے بندے پر نازل کیا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے پاک اور بے عیب ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی بتا دیا ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ صرف منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ اس کے اندر کامل صداقت پائی جاتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس خدا نے فرقان نازل کیا ہے یعنی ایسا کلام نازل کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھلا دیتا ہے۔ اور بتا دیتا ہے کہ فلاں چیز مفید ہے اسے قبول کرو اور فلاں چیز مضر ہے اس سے بچو۔ عیسائیت کی تعلیم ہی کو دیکھ لو۔ وہ اپنی ظاہری شکل میں کتنی خوب صورت نظر آتی ہے۔ مسیحؑ نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ (متی باب ۵ آیت ۳۹) جب عیسائی مشنری کسی چوک میں کھڑے ہو کر انجیل کی یہ تعلیم بیان کرتا ہے تو کئی کمزور (لوگ) بھی یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ پاک ہے خدا کی ذات۔ کیسی اچھی تعلیم ہے۔ لیکن جب ان الفاظ پر عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو یہ تعلیم بالکل بے کار ثابت ہوتی ہے بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ خود مسیحؑ بھی اپنی زندگی میں اس تعلیم پر عمل نہ کر سکے۔ چنانچہ وہی مسیحؑ جس نے یہ کہا تھا کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اسی نے دوسرے موقع پر کہا کہ میں صلح کرانے نہیں آیا میں تلوار چلانے آیا ہوں (متی باب ۱۰ آیت ۳۴) بلکہ اس نے اپنے حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے پاس تلواریں خریدنے کے لئے روپے نہیں تو اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید لو۔ (لوقا باب ۲۲ آیت ۳۶)

غرض عیسائی دنیا نے اس تعلیم پر کبھی عمل نہیں کیا۔ لیکن قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ میں ایسا امتیاز کر دیتا ہے کہ انسان کے لئے اس کے مناسب حال طریق عمل بالکل واضح ہو جاتا ہے اور ہدایت اور گمراہی کی راہیں اس کے لئے روشن ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم کی ایک امتیازی خصوصیت اس کا فرقان ہونا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مقدس اور بابرکت مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے اور اپنے اندر ایسے کھلے دلائل رکھتا ہے جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن کریم فرقان بھی ہے یعنی ایسے نشانات پر بھی مشتمل ہے جو حق و باطل میں امتیاز کر دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اسے فرقان عطا کیا جاتا ہے یعنی اسے ایسے نشانات معجزات عطا کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے حق و باطل میں امتیاز ہو جاتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کو دوسرے نبیوں پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ دوسرے نبیوں کو کتاب اور اس کے علاوہ فرقان ملا تھا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ پر جو کتاب نازل ہوئی وہی فرقان تھی۔ تورات اپنی سچائی کے لئے حضرت موسیٰؑ کے دوسرے معجزات کی تائید کی محتاج ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے الہامات دوسرے معجزات کی تصدیق کے محتاج تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی کتاب اپنی ذات میں فرقان ہے یعنی وہ ایک زندہ اور کامل کتاب ہے۔ اور اگر دوسرے معجزات لوگوں کو بھول بھی جائیں تب بھی وہ اپنی سچائی کا ثبوت اپنے اندر رکھتی ہے۔

توحید کا پیغام پہنچانے کی راہ میں قربانیاں

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہماری تاریخ

۱۹۴۷ء میں مسئلہ فلسطین اقوام متحدہ میں پیش ہوا تو اسلام دشمن طاقتوں نے فلسطین کو تقسیم کر کے اسرائیل کو قائم کرنے کی مذموم کوششیں شروع کر دیں۔ اس پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالم عرب کے ایک دلیر اور مایہ ناز وکیل کے طور پر اٹھے اور اقوام متحدہ میں اپنی پر شوکت اور دندان شکن تقریروں سے دشمنان اسلام کے دلائل کا اس جرأت اور دلیری سے تارو پود بکھیرا کہ ایوان باطل میں زلزلہ سا آگیا۔ چوہدری صاحب کی ان مدلل تقاریر کو اب تک اقوام متحدہ کی چند بہترین تقاریر میں شمار کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد آپ تھے۔ خود قائداعظم نے نامزد فرمایا تھا۔ آپ نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۷ کو اقوام متحدہ میں جو فقید المثال تقریر کی اس کے متعلق نوائے وقت مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں دو خبریں شائع ہوئیں۔ جن کا عنوان تھا (ا) سر ظفر اللہ کی تقریر سے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ امریکہ روس اور برطانیہ کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ (ب) فلسطین کے متعلق سر ظفر اللہ کی تقریر سے دھوم مچ گئی۔ عرب لیڈروں کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کو خراج تحسین۔

پوری خبر یوں تھی :- نیویارک۔ ۱۰ اکتوبر۔ مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سر ظفر اللہ خان رئیس الوفد پاکستان نے جو تقریر کی وہ ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھی۔ آپ تقریباً ۱۱۵ منٹ بولتے رہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی تقریر میں زیادہ زور تقسیم فلسطین کے خلاف دلائل دینے میں صرف کیا۔ جب آپ تقریر کر رہے تھے تو مسرت ابتہاج سے عرب نمائندوں کے چہرے تمتما اٹھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب ممالک کے مندوبین نے آپ سے مصافحہ کیا اور ایسی شاندار تقریر کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ عرب دنیا نے بھی چوہدری صاحب کی پر خلوص اور بے لوث خدمت کا جس طرح جواب دیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ سعودی عرب کے اس وقت کے وزیر خارجہ نے جو اقوام متحدہ میں اپنے ملک کی نمائندگی کر رہے تھے۔ (اور بعد میں سعودی عرب کے شاہ فیصل بنے) ۵ مئی ۱۹۴۸ء کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو خلوص اور شکریے سے بھرپور ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ جس میں کہا "جب سے فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہوا ہے آپ نے ہم سے جو بھرپور تعاون کیا ہے اور ہمارے حق میں جو شاندار موقف اختیار کیا ہے اس پر ہم دلی تشکر کا اظہار کرتے ہیں۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کے اعلیٰ اصولوں نے تمام صحیح الفکر لوگوں میں یہ خواہش پیدا کر دی ہے کہ وہ نہ صرف عربوں کے معاملے میں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے حق میں آپ کی کوششوں کا ساتھ دیں۔ (آتش فشاں مئی ۱۹۸۱ء)

نوٹ۔ یہ مکتوب میرے پیارے دوست کے الفاظ سے شروع ہوتا اور آپ کے بے حد مخلص اور فیصل السعود کے ذاتی دستخطوں پر ختم ہوتا ہے۔

چوہدری صاحب کی عالم اسلام کے لئے مسلسل اور پر خلوص و بے لوث خدمت اور عربوں کی طرف سے روایتی اور جوابی گرم جوشی اور قدر دانی کے طفیل یہ تعلق خاطر برابر استوار رہا۔ چنانچہ جب موصوف ۱۹۵۸ء میں سعودی عرب گئے گو اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ نہ تھے۔ پھر بھی فرماں روا شاہ سعود کے مہمان بنے اسی طرح جب ۱۹۶۷ء میں آپ مدینہ منورہ گئے تو شاہ فیصل آپ کے میزبان بنے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان دسمبر ۱۹۴۷ء سے اکتوبر ۱۹۵۴ء تک **پاکستان** کے وزیر خارجہ رہے۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک موصوف اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد کے طور پر بھی شمولیت اختیار کرتے رہے۔ اور یوں پاکستان کے علاوہ پورے عالم اسلام کی بھی خدمت انجام دیتے رہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے آپ نے لیبیا' اریٹریا' صومالیہ' سوڈان' ٹیونس' مراکش اور الجزائر' کی آزادی کے حق میں ایسی مجاہدانہ جدوجہد کی جسے اقوام متحدہ کے اندر اور باہر صدق دل سے سراہا گیا۔

دمشق کے مشہور جریدہ الایام نے اپنی ۲۴ فروری ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں لکھا "ظفر اللہ خان وہ شخصیت ہیں جنہوں نے عرب ممالک کی ترجمانی کرنے میں اپنا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر احمد ظفر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۲/ نومبر ۱۹۹۳ء میں وکیل المال اول تحریک جدید کی طرف سے چند سطور کہ جن کا ہیڈنگ "بچوں کو بھی تحریک جدید کا مجاہد بنائیں" تھا پڑھنے کا اتفاق ہوا' اس پر ایک دیرینہ واقعہ میرے والد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا کہ اب بھی روز اول کی طرح میرے دل پر نقش ہے بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ اس طرح کہ جن دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو بیت احمدیہ کپورتھلہ میں بھی حضور کے اپنے الفاظ میں ایک خطبہ میں والد صاحب نے جماعت احمدیہ کپورتھلہ کو اس تحریک میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا اور جمعہ کے بعد آپ محراب میں اکڑوں بیٹھ گئے (اکثر آپ ایسے ہی بیٹھا کرتے تھے) اور احباب جماعت سے وعدے لینے شروع کئے' لوگ وعدے لکھوا رہے تھے کہ آپ کی نظر گھومتی ہوئی اس خاکسار پر رک گئی فرمایا ناصر تم نے اپنا وعدہ نہیں لکھایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو ابھی ساتویں جماعت میں ہوں اور کوئی آمدنی نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ناصر کا وعدہ ۵ روپے کا لکھ لیا جاوے۔ سو اس عین وقت کی نیکی کی وجہ سے اس عاجز کا نام اب تک دفتر اول میں شامل ہے اور اس کو محض خدا تعالیٰ کا فضل یقین کرتا ہوں ورنہ من آنم کہ من دانم اس موقع پر میں بانی سلسلہ عالیہ کی پیاری جماعت کے افراد کا' بزرگان سلسلہ کا والد کے دوستوں اور احباب کا' حضرت امام جماعت احمدیہ کا (کہ حضور نے اپنا ایک نمائندہ خاص طور پر آپ کی وفات پر ہمارے غریب خانہ پر دلی تعزیت کے لئے اور ہمدردی کے جذبات لئے ہوئے بھجوایا) اپنے برادران کی طرف سے ازحد شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی کہ ان میں سے کئی تکلیف اٹھا کر ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے اور اپنے محبت بھرے کلمات سے ہمارے زخمی دلوں کو ڈھارس پہنچائی۔ ربوہ کے مکینوں کا بھی کہ وہ بڑی تعداد میں آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ اسی طرح ادارہ وقف جدید 'الفضل مجلس انصار اللہ' خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کا بھی اور بیشتر دوسری جماعتوں کا بھی کہ جنہوں نے انفرادی طور پر ریزولیشن پاس کر کے آپ کی نیکیوں اور جماعتی خدمات کو اجاگر کیا اور اس طرح انہوں نے ہمیں بھی ان کی نیکیوں سے وافر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ ہمارے دل ان کے لئے جذبات ممنونیت سے پُر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ آپ کی ساری اولاد اور ان کی آئندہ نسل دین کی خدمت کے لئے حضور کی ان توقعات پر پوری اترے جو حضور نے ان سے وابستہ کی ہیں۔ اے ہمارے رب تو ایسا ہی کر۔ والد صاحب مرتے دم تک نہ صرف اپنی اولاد کو "عبادت" کی تلقین فرماتے رہے بلکہ اس کی نگرانی بھی کی۔ وفات سے دو ماہ پہلے میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے "عبادت کے لئے وضو کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں خاکسار سے اچانک پوچھا کہ آیا اس خاکسار نے "عبادت" کرلی ہے میرے جی کہنے پر دل کی گہرائیوں سے فرمایا اللہ تمہیں جزا دے' اسی طرح آپ کا فرمان تھا کہ تلاوت روزانہ کیا کریں گو ایک رکوع ہی ہو' اور روزانہ تلاوت کی آواز آنے پر بے انتہا مسرت کا اظہار کرتے تھے' آخر میں میں آپ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں اور اپنے سب برادران کے لئے بھی کہ احمدیت ایک نور ہے۔ اس سے ہمارے سینے ہمیشہ منور رہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے گناہوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہم جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو وہ ہم سے راضی ہو'

محمد محمود طاہر- ایم اے ابلاغیات

بونیر کی شام

رات ہمارا قیام وادی سوات کے بارونق شہر مینگورہ کے ایک ہوٹل میں تھا رات مینگورہ اور سیدو شریف' جو کہ سوات کا صدر مقام ہے' میں خوب رونق تھی وہاں ہم نے کچھ وقت چہل قدمی میں گزارا۔ رات موسم بہت خوشگوار تھا اور زیادہ خوشگوار اس لئے بھی محسوس ہوا کہ ہم گرم علاقے سے یہاں پہنچے تھے۔

صبح بعض دوستوں نے کئی قیمتی پتھر علاقے کی سوغات ہونے کی مناسبت سے مینگورہ کے بازار سے خریدے۔ وادی سوات میں خدا تعالیٰ نے معدنی ذخائر قیمتی پتھروں کی صورت میں عطا کئے ہیں۔ یہاں قیمتی پتھروں کی دکانیں بکثرت ہیں جہاں قیمتی پتھروں اور ان سے تیار شدہ زیورات کی خرید و فروخت وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے۔ آپ کو جوہر شناس اور نگینہ شناس ہونا چاہئے تا بہتر اور مناسب پتھر کا چناؤ کر سکیں۔

سیدو شریف سے کچھ فاصلے پر ایک خوبصورت مقام مرغزار آتا ہے یہاں کی خاص بات سفید محل ہے۔ یہ محل والئ سوات نے تعمیر کروایا تھا جو اب کمرشل عمارت میں تبدیل ہو چکا ہے یعنی اب یہاں ہوٹل بن چکا ہے۔ یہ محل مرغزار میں سب کی محل نظر ہوتا ہے جہاں چائے کا ایک کپ پینے کی خواہش تو سبھی کو ہوتی ہے لیکن اس چائے کا بل ادا کرنے کے بعد ایک عرصے تک نہ صرف چائے نہیں بھولتی بلکہ پورے محل کا نقشہ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ اب بھی یہ محل اچھی طرح میری نظروں کے سامنے ہے۔

اب ہمارے سفر کا آغاز اپنی حقیقی منزل کی طرف شروع ہوتا ہے ضلع بونیر کے ایک قصبہ نما گاؤں تورورسک کی جانب ہم نے مینگورہ سے قصد کیا یہ تقریباً دو گھنٹے کا فاصلہ تھا۔ بل کھاتی ہوئی سڑک ہمیں بغیر سفری تکان کے اپنی منزل کی طرف لے گئی صوبہ سرحد میں سڑکوں کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے یہ سفر پلک جھپکتے میں گزرتا محسوس ہوا۔

تورورسک میں پٹھان قوم آباد ہے۔ ہر قسم کی ضروریات زندگی یہاں کے باسیوں کو میسر ہیں۔ ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ پہاڑ پر اگر ایک گھر بھی ہے تو اس تک بھی پانی اور بجلی کا انتظام موجود تھا۔ اس علاقے میں سنگ مرمر کی صورت میں معدن کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ جہاں سے بعض مقامی اور بعض غیر ملکی کمپنیاں پتھر نکالتی ہیں۔ کئی چھوٹی بڑی ماربل فیکٹریاں ان پتھروں کو مختلف سائز میں کاٹ کر ملک کے دوسرے شہروں میں ماربل بھجواتی ہیں۔

تورورسک میں ہم ایک مقامی پٹھان دوست کے مہمان تھے۔ ان کی مہمان نوازی قابل ذکر ہے ہم نے یہاں صرف ایک رات قیام کیا لیکن علاقے کی روایات نے یہ مضمون قلمبند کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس شام کی یادیں اب بھی محفوظ ہیں اور تحریری صورت آنے کے بعد مستقل محفوظ ہو جائیں گی۔

شام کے کھانے کا وقت ہوا۔ ایک حویلی میں خاندان کے سب مرد افراد بچے' اور جوان بوڑھے سبھی شامل تھے اکٹھے ہونے شروع ہوئے۔ ایک وسیع دسترخوان بچھا دیا گیا خاندان کے افراد آتے اور اپنے گھروں کے پکوان کو دسترخوان پر سجا دیتے یوں پانچ چھ گھرانوں سے مختلف پکوان دسترخوان کی رونق بن گئے۔ چند نوجوان آب رسانی اور انتظام طعام میں مصروف ہو گئے۔ اور باقی سب احباب کو بشمول ہم مہمانوں کے کھانے کی دعوت دے دی گئی۔ سب لوگ مختلف ڈونگوں سے کھانا لیتے اور اپنے سامنے کا کھانا دوسرے کو پیش کرتے۔ اس کھانے کا پرلطف منظر اب بھی میرے سامنے ہے۔ محبت اور اخوت کا یہ نظارہ ہمارے علاقوں میں کھانے کے وقت کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ اہتمام ہم نے محض آپ کی خاطر نہیں کیا بلکہ ہم روزانہ رات کا کھانا اکٹھے مل کر کھاتے ہیں تا کہ پیار' محبت اور اخوت ہمارے خاندان میں قائم رہے ہماری جماعت میں بھی "کلوا جمیعا" کا پروگرام بھی اسی مقصد کے لئے رکھا گیا ہے تا پیار اور محبت کی فضا میں مزید اضافہ ہو۔ اس قسم کے پروگراموں کو ہمیں رواج دینا چاہئے۔

رات کے کھانے کے اس پرکیف منظر کے بعد جب ہم سیر کے لئے باہر نکلے تو راستے میں شادی کی بارات آ رہی تھی جسے دیکھنے کا موقع ملا۔ اس علاقے کے رواج کے مطابق بارات رات کے وقت لڑکی والوں کے گھر جاتی ہے۔ یہ بارات صرف عورتوں پر مشتمل تھی جو سب باپردہ تھیں۔ دولہا بارات کے ساتھ نہیں جاتا بلکہ عورتیں لڑکی کو بیاہ کر گھر میں لے آتی ہیں۔ یہ منظر بھی ہمارے لئے دلچسپی

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

کا باعث بنا۔

مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات پٹھان قوم کا خاصہ ہیں۔ اگرچہ ساری دنیا میں بدلتے حالات اور غیر اقوام کی ثقافتی یلغار سے یہ روایات متاثر ہوئی ہیں لیکن آج بھی ہم نے کئی اعلیٰ روایات کا مشاہدہ ضلع بونیر کے مقام تورورسک میں ایک رات قیام کے دوران کیا قومیں اپنی اعلیٰ روایات سے زندہ رہتی ہیں کیونکہ یہ روایات ان کی پہچان بن جاتی ہیں۔ اعلیٰ اقدار اور نیک روایات کو ہمیشہ زندہ رکھنا قوموں کی ترقی کی ضمانت ہوا کرتا ہے۔ ہمیں اپنی اعلیٰ اقدار اور نیک روایات کی حفاظت کرنی ہے تا اپنے بزرگوں کے نیک نامی کو مداومت دے سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم ناہید ساہی

نرالا بیوپاری

نسیم ناہید ساہی کہتی ہیں:-

یہ واقعہ بھی سیدنا حضرت عمرؓ کے زمانے کا ہے۔ جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو مسلمان فوجیں عراق اور شام میں جنگ لڑ رہی تھیں۔ آج کل کے امریکہ اور روس کی طرح اس وقت بھی دو بڑی طاقتیں تھیں (یہ کتاب سوویت یونین کے ٹوٹنے سے پہلے لکھی گئی تھی) قیصر و کسریٰ۔ قیصر یعنی رومی طاقت اور کسریٰ یعنی ایرانی بادشاہت۔ ان دونوں کو بھی اپنی دولت و طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا ہر قوم کو اپنے سے حقیر جانتی تھیں لیکن حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے ان دونوں طاقتوں کے غرور کو مٹی میں ملا دیا۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمان اللہ کے فضل و کرم سے قیصر و کسریٰ پر غالب آئے اور جیسا کہ آپ جانتے ہوں گے۔ حضور کی کسریٰ یعنی نوشیرواں کے کنگنوں والی پیش گوئی بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی۔ خیبر' شام' عراق' ایران' مصر اور فلسطین وغیرہ میں اسلامی جھنڈا لہرایا جانے لگا۔ غرضیکہ ہر طرف مسلمانوں کا طوطی بولتا تھا۔

حضرت عمرؓ نے صرف جنگیں ہی نہیں جیتیں بلکہ لوگوں کے دلوں کو بھی جیتا۔ انہوں نے سارے علاقے کے لوگوں کو ایک قوم بنا دیا۔ ہر شخص خواہ وہ مسلمان تھا یا عیسائی' یہودی تھا یا پارسی امن و سکون سے رہنے لگا۔ کسی پر کوئی ظلم نہ ہوتا۔ عدل و انصاف بے مثال تھا۔ گویا کہ رعایا چین کی بانسری بجاتی تھی۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ دشمن اسلام ان جنگوں کو "تلوار سے اسلام پھیلانے کا نام دیتے ہیں" حالانکہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ آپ نے اگر تلوار اٹھائی تو صرف اور صرف دشمن کا فساد اور شر ختم کرنے کے لئے لہٰذا اسلام تلوار سے نہیں بلکہ ان لوگوں کے حسن اخلاق کی وجہ سے پھیلا تھا۔ ان لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کا سلوک ان کے اپنے بادشاہوں سے اچھا ہے تو وہ جھٹ مسلمان ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاں قدم قدم پر شادمانیاں اور کامرانیاں عطا کیں وہاں دو وقت بہت ہی تکلیف اور مصیبت کے آئے۔ شائد اللہ تعالیٰ امتحان لینا چاہتا تھا کہ عسرو یسر میں تو ثابت قدم تھے۔ اب بادشاہتوں میں اور حکمرانیوں میں بھی یہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ ایک تو ملک شام میں زبردست طاعون کی وبا پھیل گئی اور دوسرا ملک میں قحط پڑ گیا۔ نو مہینے تک بالکل بارش نہ ہوئی تھی اس کی وجہ سے گرمی انتہا کو پہنچ گئی۔ کھیت کھلیان سوکھ گئے۔ ہر طرف ریت کے بگولے اٹھتے نظر آتے۔ انسان جانور چرند پرند سب بھوک اور فاقوں سے مرنے لگے۔ جو جانور موت سے بچ جاتے وہ اتنے نحیف و لاغر ہوتے کہ انسانوں کی بھوک مٹانے کے لئے اگر انہیں ذبح کیا بھی جاتا تو مشت استخواں کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ آتا۔

خلیفہ وقت حضرت عمرؓ نے اپنی رعایا کی یہ حالت دیکھ کر بہت دکھ محسوس کیا ان کے دل میں اپنی رعایا کے لئے اتنا درد اور اضطراب تھا کہ بتایا نہیں جا سکتا۔ وہ جو انسان تو انسان جانوروں کی تکلیف پر بھی مضطرب ہو جاتے تھے۔ اس تکلیف نے ان کی صحت پر بھی بہت اثر کیا۔ حضور ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر کر گڑگڑا کر دعائیں کرتے اور کہتے "یا اللہ تو ہی ہے جو مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔" آپ کے بیٹے عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اچانک نیند سے بیدار ہوا تو میرے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز آئی جیسے کوئی درد سے کراہ رہا ہو۔ اٹھ کر دیکھا تو حضور کو روتے ہوئے یہ کہتے سنا۔ "اے اللہ اس امت کو (یعنی مسلمانوں کو) میرے ہاتھوں نہ مار اور اس قحط کو دور فرما۔" آپ کی بے قراری دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ساری ساری رات جاگ کر دعائیں کرنا۔ اور سارا دن لوگوں کی نگرانی اور خبر گیری۔ پھر کھانے پینے کو کچھ نہ ملنے کی وجہ سے آپ کی صحت اتنی گر گئی کہ ایک دن ایک صحابیؓ آپ سے پوچھنے لگے حضور آپ کو کیا ہو گیا ہے رنگ بالکل کالا صحت بہت ہی گر گئی ہے" کہنے لگا۔ "ایک عربی (یعنی خود) گھی اور گوشت کھایا کرتا تھا۔ اس نے قحط کی وجہ سے دونوں چیزیں چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ اس کا رنگ بدل گیا اور وہ بھوک سے مرنے لگا۔" اسی طرح ایک روز ایک کمزور سی لڑکی نظر آئی جس کو آپ پہچان نہ سکے۔ فرمایا "یہ کون ہے۔ اور اتنی کمزور کیوں ہے۔" آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ حضور آپ کی پوتی ہے۔ اور خوراک اچھی نہ ملنے کی وجہ سے اتنی لاغر ہو گئی ہے۔ اللہ اللہ کیا آج کل ایسی مثال مل سکتی ہے آپ حکمران تھے۔ آپ چاہتے تو اپنے اور اپنے خاندان کے لئے ڈھیروں چیزیں مہیا کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے جان بوجھ کر کھانا پینا چھوڑ دیا تھا کہ جب تک رعایا کو نہیں ملے گا۔ میں بھی اچھی خوارک نہیں کھاؤں گا۔ آپ نے مختلف علاقوں کے سرداروں کو خط لکھے کہ جتنی جلدی ہو سکے کھانے پینے کی چیزیں روانہ کریں۔ حضرت عمر بن العاص نے آپ کو لکھا کہ حضور آپ فکر نہ کریں میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اتنا بڑا اونٹوں کا قافلہ بھیجوں گا۔ جس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس ہو گا۔ اور آخری اونٹ میرے پاس۔

قصہ کوتاہ یہ کہ انہی دنوں پتہ چلا کر ایک تاجر غلے سے لدے ہوئے اونٹ مدینہ لے کر آیا ہے۔ اس خبر نے تمام لوگوں میں زندگی کی ایک لہر دوڑا دی۔ پریشان حال لوگ تقریباً مایوس ہو چکے تھے پھر سے ان میں ہمت حوصلہ پیدا ہو گیا۔ لوگوں کے چہروں پر اس مژدہ جاں فزا سے رونق آ گئی۔

حضرت عثمانؓ غنی کو بھی اس تاجر کا پتہ چلا۔ چنانچہ وہ فوراً اس کے پاس گئے اور منہ مانگی قیمت دے کر تمام غلہ خرید لائے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ سارا اناج حضرت عثمانؓ خرید کر لے گئے ہیں تو وہ ان گھر پہنچ گئے۔ اور اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اناج خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب حضرت عثمانؓ نے کہا کہ "تم جو قیمت دینا چاہتے ہو وہ مجھے منظور نہیں۔ میں تو یہ اناج اس کے ہاتھوں بیچوں گا جو مجھے زیادہ سے زیادہ نفع دے گا۔" لوگ سکتہ میں آ گئے کہ حضرت عثمانؓ کی سخاوت اور غریب پروری کی تو مثال نہیں ملتی تھی۔ پھر آج کیا ماجرا ہے۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ بھی حضرت عثمانؓ کے پاس اسی غرض سے گئے تاکہ ان سے غلہ خریدیں اور لوگوں میں تقسیم کر دیں مگر وہ بھی حیران و ششدر رہ گئے کہ جب انہیں بھی خلاف توقع یہی جواب ملا۔ حضورؓ تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ حضرت عثمان غنیؓ ایسا رویہ اختیار کریں گے۔ وہ مجسم حیرت بن گئے کہ عثمانؓ جو غریبوں کی تکلیف پر تڑپ اٹھا کرتے ہیں۔ آج ان کی مجبوری اور بے کسی دیکھتے ہوئے بھی اپنے اناج کی زیادہ سے زیادہ قیمت لینا چاہ رہے ہیں۔ تاہم حضرت عمرؓ کا دل و دماغ یہ بات تسلیم کرنے کو ہرگز تیار نہ تھا لیکن انہیں اپنے کانوں سے سنی ہوئی بات پر اعتبار کرنا پڑا۔ آپ حضرت عثمانؓ کو ان کی مرضی کے خلاف کیسے مجبور کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ مایوس و ناامید ہو کر گھر چلے گئے۔ اسی طرح باقی لوگ بھی گھروں کو لوٹ گئے۔

حضرت عثمانؓ اناج سے لدے ہوئے اونٹ شہر میں لے آئے اور اعلان کروایا کہ جس شخص کو جتنے اناج کی ضرورت ہے وہ آئے اور مفت لے جائے۔ پھر کیا تھا لوگ خوشی سے دیوانے ہو گئے۔ کیونکہ جب مایوسی اور ناامیدی کے بعد مراد بر آئے تو انسان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک جم غفیر آیا اور پلک جھپکتے ہی سارا غلہ لے کر یہ جا وہ جا۔

حضرت عمرؓ عجب قسم کے احساسات سے دو چار تھے فرط انبساط سے ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں انہوں نے سراپا سوال بن کر حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ "آپ تو یہ کہہ رہے تھے کہ یہ اناج اسے دوں گا جو سب سے بڑھ کر فائدہ دے گا۔" بولے "جی ہاں میں نے جو کہا تھا وہی کیا ہے۔ میں اپنے اناج پر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنا چاہتا تھا میں نے اسے اللہ کے نام پر مفت تقسیم کر دیا ہے۔ اب اللہ مجھے اس کا ستر گناہ ثواب دے گا۔ آپ ہی بتائیے کیا کوئی اور خریدار مجھے اتنا نفع دے سکتا ہے۔" حضورؓ نے تبسم فرمایا اور ایسی محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں آپ جیسے غنی اور سخی سے ایسی ہی توقع کی جا سکتی تھی۔ آپ نے اللہ کی راہ میں ایسی فیاضی اور سخاوت کہیں دیکھی ہے حضرت عثمانؓ ایک نرالے بیوپاری تھے نا۔ یوں تو آپ کی سخاوت اور دریا دلی کے ہزاروں واقعات ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ لیکن مجھے ان کا ایک اور واقعہ جو یاد آیا۔ وہ بھی اپنی مثال آپ ہے آپ مکہ کے ان لوگوں میں سے تھے جو شروع شروع میں اسلام لائے۔ آپ قبیلہ القریش میں سے تھے۔ اور بہت دولت مند ہونے کے باعث آپ کو غنی کہا جاتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے نبی ہونے دعویٰ کیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو آپ بھی مسلمان ہو گئے۔ مسلمانوں میں حضرت عثمان کا درجہ بہت بلند ہے۔ کیونکہ آپ اس وقت مسلمان ہوئے جب مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ اسلام کے لئے آپ نے گھربار چھوڑا اور اللہ کی راہ میں بے دریغ اپنا مال خرچ کیا۔ ان خوبیوں کی وجہ سے حضورؐ آپ سے بہت ہی پیار کرتے تھے۔

کافروں کی زیادتیوں اور سختیوں کی وجہ سے جب رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو یہاں زیادہ آبادی یہودیوں کی تھی اور یہودی نہ صرف تعداد میں بہت زیادہ تھے بلکہ دولت مند بھی بہت تھے۔ مدینہ کے اکثر باغات اور زمینیں یہودیوں کے قبضہ میں تھیں۔ ان کے برعکس مسلمانوں کی کسمپرسی اور بے کسی کی یہ حالت تھی کہ ان کے پاس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

ہندوستان / سیکیورٹی کونسل کی مستقل ممبر شپ

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ چونکہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی مسلسل پامالی کر رہا ہے اس لئے پاکستان نہیں چاہتا کہ اسے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کا مستقل ممبر بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کے سلسلے میں سیکیورٹی کونسل کی قرار دادوں پر عمل درآمد نہ کرنے کی وجہ سے اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اسے سیکورٹی کونسل کا مستقل ممبر بنا لیا جائے انقرہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ بھارت کے ساتھ تمام متنازعہ مسائل امن و امان کی فضا میں حل کرے۔ اور ان مسائل میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے بھارت کے ساتھ وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی سطح تک اگلے ماہ گفت و شنید کرنے کی حامی بھری ہے۔ ان مذاکرات کے دوران کشمیر کا مسئلہ بطور ایک الگ ایجنڈے کے زیر بحث آئے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان نے اپنے اس حق سے ابھی تک دست برداری اختیار نہیں کہ وہ کشمیر کے مسئلے کو عالمی سطح پر مختلف مواقع پر اٹھائے گا۔ اور یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ اس مسئلے کو آگے نہ لائے۔ ہم ایک نئی دنیا کا قیام چاہتے ہیں جس میں امن وامان ہو اور عالمی طور پر ایک دوسرے کی برابری اور احترام کا جذبہ پیدا ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ بھارت اور دنیا کے دیگر تمام ممالک کے ساتھ ایسا ہی ہو۔ ہم بھارت سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عالمی معاہدوں کی پاسداری کرے۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت کو چاہئے کہ وہ ایسی فضا قائم کرے جس سے آئندہ ہونے والی وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی گفت و شنید کامیابی کی طرف جا سکے۔ یہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ایک مذاق ہے کہ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ بھی جاری رہے اور امن و امان کی بات بھی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی ڈپٹی وزیر خارجہ بھاٹیہ کو جب وہ حال ہی میں پاکستان آئے تھے یہ بات بتا دی گئی تھی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلے کا اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو حق خود ارادیت دیا جائے۔ جو اقوام متحدہ کی قرار دادوں میں موجود ہے۔ انہیں از خود یہ فیصلہ کرنے دینا چاہئے کہ وہ کیسی حکومت چاہتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو نیوکلیر عدم پھیلاؤ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہے۔

پاکستان میں پرائمری تعلیم

گذشتہ ہفتے کے روز پہلی لاہور کانفرنس برائے پرائمری تعلیم علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن فیروز پور روڈ میں منعقد کی گئی۔ شہناز وزیر علی جو وزیر اعظم کی مشیر خصوصی ہیں پہلے اجلاس میں مہمان خصوصی تھیں۔ اس کانفرنس کا موضوع تھا۔ پرائمری تعلیم پاکستان میں پرائمری تعلیم میں ہم کہاں کھڑے ہیں اور کہاں جانا چاہتے ہیں۔ پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شہناز وزیر علی نے کہا کہ پرائمری تعلیم انتہائی اہم ہے اور ناخواندگی کو ملک سے دور کرنے کے لئے پرائمری تعلیم ہماری پہلی ترجیح ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاست دان، ماہرین تعلیم اور دیگر تمام لوگ آپس میں تعاون کریں تاکہ تعلیم کو آگے بڑھایا جا سکے۔ شہناز وزیر علی نے مزید کہا کہ ہمیں اپنا ہدف حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اساتذہ کو تربیت دینی ہو گی۔ اس کے کل پانچ اجلاس ہوئے۔ اور متعدد افراد نے اس موقعہ پر اپنے اپنے مقالے پیش کرکے پرائمری تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور ماہرین تعلیم حکومت اور عوام الناس کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان سب کے تعاون ہی سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

افغانستان / تعمیر نو

افغانستان کے منصوبہ بندی کے وزیر نے کہا ہے کہ دیگر امور کے علاوہ یہ بات بھی ان کے منصوبے میں شامل کرلی گئی ہے کہ آئندہ دو سال افغانستان کی تعمیر نو پر صرف کئے جائیں۔ منصوبہ بندی کی وزارت کے مشیر سلطان حسن نے وائس آف امریکہ کو بتایا کہ ان کی وزارت میں ایک دو سالہ ہر لحاظ سے مکمل تعمیری پروگرام بنایا ہے۔ اور یہ سب کچھ اقوام متحدہ کی امداد سے کیا جائے گا۔ اس وزارت کے افسران اور اقوام متحدہ کے ماہرین اس وقت بھی اس بات میں مصروف ہیں کہ ملک کی ترقی کے لئے ایک لمبے عرصے کے لئے پلان چلائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک سب سے اہم بات جو حاصل کی جا چکی ہے وہ یہ ہے کہ ملک جو تباہ و برباد ہو چکا ہے اسے دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے تیاری کرلی گئی ہے۔ مشیر نے کہا کہ اس سلسلے میں جو عالمی ریلیف ایجنسیوں نے سروے کیا ہے وہ خاصا مفید معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے امداد دینے والے ممالک سے اپیل کی کہ وہ دل کھول کر ان تنظیموں کو امداد دیں جو حقیقی طور پر بڑی محنت کے ساتھ افغانستان میں اس کام میں مصروف ہیں۔ انہوں نے جرمنی کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ وہاں ایک وفد لے کر گذشتہ ستمبر میں گئے تھے اور ان کے وفد نے وہاں مان فرینکفورٹ اور برلن میں حکومت کے متعدد افسروں سے گفت و شنید کرکے امداد حاصل کرنے کی کوشش کی۔

جہاں تک اس دورے کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں پچاس لاکھ مارک کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ چوالیس لاکھ مارک خورونوش کے لئے بھی دیا جائے گا۔

اسرائیلی وزیر اعظم کا رویہ

غازہ پٹی اور مغربی کنارہ اب فلسطینیوں کے زیر اقتدار آنے والا ہے تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کے مابین جو معاہدہ ہو چکا ہے اس کے مطابق ۱۳- دسمبر سے اسرائیل کو اپنی فوجیں ان علاقوں سے نکالنی شروع کر دینی چاہئیں۔ لیکن اسی دوران جو گفت و شنید ہوتی رہی ہے وہ بعض اوقات مشکلات میں سے گذری ہے اس کے نتیجہ میں اب ایسا لگتا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کسی قدر اپنا ارادہ بدل رہے ہیں۔ انہوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ تاریخ کی کوئی اہمیت نہیں۔ ضروری نہیں کہ ۱۳- تاریخ ہی سے وہاں سے فوجیں نکالی جائیں۔ اگر اس کے کچھ عرصہ بعد بھی نکالی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ جب کہ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اگر معاہدے کی اس شق پر عمل نہ ہوا تو اس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ اسرائیل نیک نیتی کے ساتھ حق خود ارادیت فلسطینیوں کو نہیں دے رہا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ۱۳- تاریخ کو باقاعدہ اقتدار مل جائے۔ اس سلسلے میں یاسر عرفات نے مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے جرمنی کا دورہ کیا۔ اور جرمن حکومت نے وعدہ کیا کہ وہ اقتدار ملنے کے بعد ان کی ہر قسم کی مدد کریں گے۔ دیگر اشیاء کی مدد کے علاوہ وہ فوج کو بھی تربیت دیں گے اور ایسا کرنے کے لئے وہ ان علاقوں میں اپنا ایک دفتر کھول دیں گے۔ لیکن اسرائیل کے وزیر اعظم کا ڈھلمل یقین ہونا ان ساری باتوں کو شکوک و شبہات کے پردے میں لپیٹ دیتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یزک رابین اپنے وعدے پر سختی سے قائم رہتے اور فلسطینیوں کو اور عالمی برادری کو یقین دلانے کے لئے کہ ان کی نیت نیک ہے وہ ہر قسم کی مشکلات پر قابو پانے کے تہیہ کا اظہار کرتے۔ لیکن انہوں نے اب تک جو اظہار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ۱۳- دسمبر کی تاریخ مقرر ہو جانے کے باوجود اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

پرائیویٹ تعلیمی ادارے

پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر حنیف رامے نے کہا ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے ملک کی شرح خواندگی میں اضافہ کرنے کے لئے بہت اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ لاہور چارٹرڈ سکول علامہ اقبال ٹاؤن کی کانووکیشن میں منگل کے روز خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے تاریکی میں ایک شمع کی مانند ہیں۔ یہ معزز ادارے ملک میں اس طرح علم پھیلا رہے ہیں جس طرح ایک تاریک کمرے میں شمع روشن کی جائے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آگے بڑھیں۔ اور تعلیم کی شرح کو بڑھانے کے لئے حکومت کی مدد کریں کیونکہ حکومت اس سارے بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ پرائیویٹ ادارے بچوں کی کردار سازی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان میں ۷۰ لاکھ بچے اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہے کہ ۷۰ لاکھ کی بجائے سات کروڑ بچے ان اداروں میں تعلیم حاصل کریں۔ اس سے قبل اس سالانہ کنووکیشن پر گفتگو کرتے ہوئے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے مذہب نے حصول تعلیم پر بہت زور دیا ہے حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا پہلا ارشاد اقرأ ہے پاکستان اس وقت دنیا کے ان ممالک میں شمار کیا جاتا ہے جہاں شرح خواندگی بہت کم ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ شرح خواندگی کا کم ہونا ملکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی اور خوشحالی کی راہ میں روک بنتا ہے۔
تقریب کے اختتام پر مسٹر حنیف رلامے نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

بقیہ صفحہ ۳

انتہائی زور صرف کردیا آپ کا نام عربوں کی تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آب زر سے لکھا جاتا رہے گا"

بغداد کے دینی مجلّہ "نشرۃ جمعیۃ الخدمات والاجتماعات فی العراق" نے ۸ جولائی ۱۹۵۲ کی اشاعت میں لکھا "بلا شبہ ظفراللہ نے ہر موقعہ پر دنیائے عرب اور عالم اسلام کے مسائل طے کرانے میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔"

۱۹۵۳ء میں اردن کے شاہ حسین نے اردن کا اعلیٰ ترین اعزاز ستارۂ اردن آپ کو دیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے شاہ حسین نے کہا ہم سب تہہ دل سے ممنون ہیں کہ آپ نے قضیہ فلسطین کی ابتدا ہی سے بڑی جرات اور دانشمندی سے ہمارے حقوق کا دفاع کیا ہے۔"

۲۵ مئی ۱۹۵۲ء کے اخبارات (سول اینڈ ملٹری گزٹ' نوائے وقت' مغربی پاکستان وغیرہ) میں مصری لیڈر مصطفیٰ مومن کا یہ بیان شائع ہوا۔

"چوہدری محمد ظفراللہ خان اگرچہ پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں لیکن تمام دنیائے اسلام میں انہیں قابل رشک پوزیشن حاصل ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ میں بالعموم اور مصر اور دیگر عرب ممالک میں بالخصوص چوٹی کے سیاست دان تسلیم کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں تیونس' مراکش' ایران اور مصر کی پر زور حمایت کرکے اسلام کی وہ خدمت سرانجام دی ہے جو دوسرے بڑے بڑے اکابرین سے بن نہ پڑی۔"

بقیہ صفحہ ۵

پانی پینے کی لئے کنواں نہ تھا۔ مدینہ میں ایک ہی میٹھے پانی کا کنواں تھا۔ اور وہ بھی ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ مگر یہ یہودی اتنا سنگ دل بے رحم اور لالچی تھا کہ کسی کو اپنے کنویں سے مفت پانی نہ لینے دیتا تھا۔ مسلمانوں کو پانی کی سخت تکلیف تھی۔

رسول کریم ﷺ نے بڑے ملائم لہجے میں یہودی سے کہا بھی کہ تم لوگوں سے پانی کی قیمت وصول نہ کیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور تمہیں تمہاری اس نیکی کا اجر دے گا۔

مگر جو لوگ دولت کے جال میں پھنس جاتے ہیں انہیں کوئی راہ راست پر نہیں لاسکتا۔ یا یوں کہو کہ جو لوگ پیسے کی پوجا کرنے والے ہوتے ہیں انہیں جائز و ناجائز کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ کسی نیکی کو خاطر میں نہیں لاتے۔

خیر حضرت عثمانؓ کو جب معلوم ہوا کہ یہودی نے حضور کی بات نہیں مانی آپ کو بہت دکھ ہوا۔ آپ فوراً اس یہودی کے پاس گئے اور فرمایا کہ "اگر تم ثواب کی خاطر مفت پانی نہیں دینا چاہتے نہ دو۔ تمہاری قسمت میں یہ نیکی نہیں لکھی۔ نہ سہی۔ تاہم تم یہ کنواں ہمارے ہاتھ فروخت تو کرسکتے ہو۔ ہم تمہیں منہ مانگی قیمت دیں گے۔ یہودی کی باچھیں کھل گئیں۔ کیونکہ یہ تو اس کے دل بات تھی۔ بیس ہزار درہم پر سودا طے پایا۔

چنانچہ حضرت عثمان نے یہ کنواں خرایدا اور خلق خدا کے لئے وقف کردیا۔ اور یہ اعلان کروادیا کہ اب اس کنویں سے ہر شخص بلا تمیز و غیرے پانی بھر سکتا ہے۔ کسی سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ پس تعریف پاکیزگی کی اللہ ہی کے لئے ہے۔ یہ تھیں وہ اعلیٰ و ارفع بزرگ ہستیاں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم بے قرار رہتیں۔ احکام خداوندی کے مطابق خدمت خلق کے لئے ہر وقت دست بستہ تیار۔

ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ ۱

کب حقیقی طور پر زندہ کہلا سکتی ہے۔ میں ایک مجموعی حالت میں یک رنگی اور یکساں جوش ان کاموں میں نہیں دیکھتا۔ یہ تو ایسی حالت معلوم ہوتی ہے جیسے بیمار جاں کندن کی حالت میں ہو۔ حلق میں پانی یا کوئی دوائی ڈالی گئی اور وہ اٹھ بیٹھا' تھوڑی دیر بعد پھر اسی بستر پر گر پڑا۔ کوئی تحریر نکل جائے کوئی لیکچر ہو جائے تو ایک جوش' ایک حرکت' ایک احساس' ایک زندگی ظاہر ہوتی ہے مگر چند روز بعد پھر ویسے کے ویسے۔ سیکرٹری اور محاسب بھی یہی شکایت کررہے ہیں کہ خط لکھتے ہیں تو چندہ بھیج دیتے ہیں ورنہ بعض پھر خاموش۔ یہ حالت قابل اطمینان نہیں بلکہ خطرے کی حالت ہے۔ کیونکہ بیمار کی ایسی حالت بجائے صحت کے موت کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے۔ پس تم میں سے جن کی روحانی زندگی موت کے قریب ہے وہ جلد جلد اپنی حالت بدلیں۔ کام کرنے والے اپنے اندر مستقل طاقت پیدا کریں تا کہ کسی محرک کی ضرورت نہ رہے تم کو ایسا ہونا چاہئے کہ دشمن بھی بول اٹھے کہ یہ جماعت ایک زندہ جماعت ہے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں زندگی کی روح پھونکے۔

(از خطبہ ۵۔ نومبر ۱۹۱۵ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۲۸

I Mrs. Dedeh Rodiyah Wife of H. A. Iwan Darmawan

پیشہ ٹیچنگ عمر ۴۵ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1-1/2 Part of house with land valuing RP. 7500000 2-A Rice field 1120 sqr meters valuing RP. 4000000 3- A Ring with diamond valuing RP. 300000 4-Ear ring with diamond valuing RP. 100000 5.Gold bangle 30 gramms valuing RP. 700000 6.Haq mehr dower RP. 500000

اس وقت مجھے مبلغ 250100 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۶۰۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs Dedeh Rodiyah Jln Caturwarga No. 35 Mataram (N. T.B) Indonesia

گواہ شد نمبر۱
Imam Kustiaman S. H. S/O Lili Indonesia

گواہ شد نمبر۲
Hasan Basri S/O Muhammad Rauf Indonesia

بقیہ صفحہ ۱

امیر جماعت جہلم شہر کے ہمراہ مبلغ تین ہزار سٹرلنگ پونڈ پر مورخہ ۱۱۔ دسمبر ۹۳ء کو محترم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے رخصتانہ سے قبل پڑھایا۔ جس میں معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ رخصتانہ سے قبل دعا بھی آپ نے کروائی۔

مورخہ ۱۲۔ دسمبر کو بیت الحمد دارالعلوم غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں بزرگان نے شرکت کی۔ اور محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔

عزیزم کلیم برکات الرحمان محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کا پوتا اور محترم مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔ اور عزیزہ آنسہ گل محترم قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر جماعت جہلم شہر کی نواسی اور محترم فضل الحق سیٹھی آف جہلم کی پوتی ہے۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تعلیمی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے مندرجہ ذیل ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں ۲۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۱۔ بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر
۲۔ بی ایس سی (آنرز) اینیمل ہسبنڈری
۳۔ ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن
۴۔ بی ایس سی ایگری انجینئرنگ

درخواست فارم نیشنل بینک زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے مجوزہ قیمت ادا کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند احمدی طلبہ خاکسار سے رابطہ کریں۔

مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰ ۶۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۵- دسمبر- سردی میں اضافہ ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۵ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان میں منشیات کی کنٹرول کے ادارے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ پنجاب کے ریجنل ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ بیشتر اعلیٰ عدالتی افسران' سیاست دان اراکین اسمبلی بیوروکریٹس' اور صنعت کار ڈرگ مافیا کے پے رول پر ہیں- ان کو منشیات سے سمگلروں کی طرف سے باقاعدہ رقوم ادا کی جاتی ہیں پاکستان دنیا کا سب سے بڑا "ہیروئن امپورٹر" ہے- ڈرگ مافیا بڑوں کو بھاری رقوم دیتی ہے- ۲۰- لاکھ سے زائد پاکستانی منشیات کے عادی ہو چکے ہیں- ہیروئن ہر طبقہ میں رچ بس چکی ہے- انہوں نے کہا کہ بد قسمتی ہے کہ سزا یافتہ مجرم ملک کی نمائندگی کر رہے ہیں-

○ وزیر برائے خصوصی تعلیم و سماجی بہبود ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم انتہائی خطرناک ہے- انہوں نے کہا کہ صدر لغاری صدارتی اختیارات بھی بے نظیر کو دینا چاہتے ہیں- آٹھویں ترمیم ہر صورت میں ختم کریں گے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف سیاسی نابالغ ہیں- انہوں نے کہا کہ قوم کو تقسیم کرنے کی قیمت پر کالا باغ ڈیم نہیں بنائیں گے-

○ کشمیر میں بھارتی مظالم کی تفصیلات سے امریکی سینیٹروں کو آگاہ کر دیا گیا- پاکستان جنوبی ایشیا کو غیر ایٹمی علاقہ بنانے کا حامی ہے- امریکہ سینیٹر لیری پریسلر نے دوسرے سینیٹروں کے ساتھ وزیر خارجہ اور سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کی-

○ پولیس کے ڈی آئی جی نے سرکاری طور پر جنرل آصف نواز کیس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جنرل آصف نواز کیس خارج کیا جا رہا ہے- یہ ثابت ہو گیا ہے کہ انہیں زہر نہیں دیا گیا- اس کے بعد یہ کیس ختم ہو جائے گا-

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ آصف نواز کیس میں خود ہی ملوث کیا اور اور خود ہی کلیرنس سرٹیفکیٹ دے دیا- چوہدری نثار نے کہا ہے کہ مخالفوں پر قتل کے الزام لگانے والے لیڈروں کا قوم خود ہی تعین کرے- انہوں نے کہا کہ میرے جذبات یہ چاہتے ہیں کہ نزہت نواز' بے نظیر اور غلام اسحاق کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کروں پھر سوچتا ہوں کہ کیوں نہ یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دوں- انہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ قومی ادارے کو اس قدر بدنام کیا گیا کہ یہ تاثر دیا گیا کہ فوج ملک کی کیا خدمت کر سکے گی جو اپنے چیف کی حفاظت نہیں کر سکی-

○ مسلم لیگ کے ترجمان نے بھی کہا ہے کہ جنرل آصف کے قتل کا شوشہ فوج کو نااہل ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش تھی-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں بے نظیر پر اعتبار نہیں- وہ پہلے اعتماد بحال کرائیں پھر مذاکرات کی دعوت دیں- انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کا ذاتی رویہ مایوس کن ہے- نیو سوشل کنٹریکٹ ڈرامہ بازی اور چکر ہے- پیپلز پارٹی ایم کیو ایم کو بھی رول بیک کر رہی ہے- سندھ سے پیپلز پارٹی کی ناجائز اجارہ داری ختم کر دی ہے-

○ وزیر اعظم نے رحیم یار خان میں شیخ زید بن سلطان النہیان سے بات چیت کی افغانستان کی خانہ جنگی پر تشویش کا اظہار کیا-

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر کے مشیروں کا ٹولہ تمام غیر آئینی کارروائیاں کر رہا ہے- حکومت نے مزید چھ ماہ تک مرتضیٰ کی ضمانت منظور نہ کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے- پیپلز پارٹی کے دشمنوں نے بے نظیر کے ذہن میں یہ بات ڈال رکھی ہے کہ وہ اس حکومت کے لئے خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ بے نظیر جو اقدامات کر رہی ہیں ان سے پیپلز پارٹی تباہ ہو جائے گی- جب تک میری چیئر پرسن شپ سے برطرفی کا فیصلہ واپس نہیں لیا جاتا کسی قسم کی مفاہمت پر تیار نہیں ہوں گی- یہ باتیں انہوں نے خلیج ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں-

○ پیپلز پارٹی کی رکنیت کے لئے بے نظیر پر اعتماد کو بنیادی شرط قرار دے دیا گیا-

○ امریکہ کے سینیٹر لیری پریسلر نے پاکستانی موقف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے- سینیٹر موصوف نے صدر مملکت سے ملاقات کی- بعد میں اس ملاقات میں محترمہ بے نظیر بھٹو بھی شامل ہو گئیں-

○ ییلو کیب سکیم میں گھپلوں کی تحقیقات کے لئے کیس ایف آئی اے کے سپرد کر دیا گیا ہے- ریکارڈ قبضے میں لے لیا گیا ہے-

○ بھارتی فوج نے بغیر اشتعال پوری کنٹرول لائن پر جنگ شروع کر رکھی ہے- بعض سرحدی دیہات پر قبضہ کر کے بھارت سیاچن پر سودے بازی کی پوزیشن مضبوط بنانا چاہتا ہے- میرپور' کوٹلی' مظفر آباد راولاکوٹ کے سرحدی علاقوں میں گذشتہ کئی روز سے پاک بھارت افواج کے درمیان جھڑپیں اور فائرنگ ہو رہی ہے-

○ لیبیا کے سربراہ معمر القذافی نے کہا ہے کہ ہم اسرائیلی ریاست کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یاسر عرفات نے مسئلہ فلسطین الجھا دیا ہے- جس کا فائدہ اسرائیل کو پہنچ رہا ہے- امریکہ اور برطانیہ نے عدل کے دوہرے معیار قائم کر رکھے ہیں-

تلاش گمشدہ

○ میرا بیٹا فلاح الدین محمود عرف مناعمر ساڑھے چودہ سال مورخہ ۹۳-۱۲-۱۴ سے لاپتہ ہے- وہ مرگی کا مریض ہے اور دورے بھی پڑتے ہیں- بچہ کا حلیہ درج ذیل ہے-
ملیشیا رنگ کی شلوار قمیض اور سیاہ سویٹر اور پاؤں میں کالے سفید جوگر پہنے ہوئے ہیں- رنگ گندمی- بال سیاہ چہرہ پر آنکھ کے پاس زخم کا تازہ نشان ہے- اور ناک پر پرانے زخم کا نشان ہے-
اگر کسی دوست کو اس کے بارے میں علم ہو تو براہ کرم صدر عمومی کے دفتر میں اطلاع دیں- یا خاکسار کو مطلع کریں-

صدر عمومی- فون نمبر 211516
ناصر اقبال ۵۴/۹ ۳ دارالعلوم شرقی ربوہ
فون نمبر 211967

ضرورت خادمہ و ڈرائیور
ایک کل وقتی خادمہ کی ضرورت ہے جو ۴ افراد کا گھریلو کام بخوبی کر سکے- مناسب تنخواہ کے علاوہ معقول رہائش کی بھی سہولت ہو گی نیز ایک ڈرائیور کی بھی ضرورت ہے جو گاڑی لاہور شہر میں اچھی طرح چلا سکتا ہو- ضرورتمند افراد جماعتی تصدیق کیساتھ رابطہ کریں۔ ملک محمد انور خان مکان ۱۳۱۲
ٹونیاں منڈی صدر بازار لاہور کینٹ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-2...
---عورتوں کیلئے کورس---
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 130/
اٹھراء کورس ATHRA COURSE RS 125/
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶-۷۷۱

زچگی سے متعلق پیش آمدہ پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیلیفارمٹی) بفضلہ تعالیٰ بہترین ثابت ہونے والی آزمودہ
معاون دایہ ادویات ہومیو پیتھک
سے استفادہ فرمائیں فری
نذیر ہومیو سنٹر دارالعلوم شرقی ساہیوال روڈ ربوہ فون ۲۱۱۵۹۷

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے-
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۳۱۳۴ دفتر: ۵۲۱

سونا ونڈا دودھ دینے والے جانوروں کی متوازن اور نفع بخش غذا
• کھل بنولہ سے سستا اور پورے سال دستیاب ہے
• دودھ کی مقدار بڑھاتا ہے
• دودھ میں چکنائی کی مقدار بڑھاتا ہے
• دودھ دینے کا عرصہ بڑھاتا ہے
• جانوروں کی بہترین صحت کا ضامن ہے
ڈیلر: ربوہ پولٹری فیڈ سٹور کالج روڈ ربوہ
فون: ۲۱۱۲۲۸

معیاری ریپئرنگ کا با اعتماد واحد مرکز
انصاف واچ ہاؤس اقصیٰ روڈ- ربوہ
• نئی ورائٹی • خوبصورت ڈیزائن میں اعلیٰ کوالٹی کی گھڑیاں نہایت مناسب قیمت
• نیز ریپئرنگ کا معیاری کام
نعیم بشارت

پتہ

خدمت اور معیار' پُروقار ہر بار ہر قسم کے لذیذ کھانے پکوانے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں!
گوندل ٹینٹ اینڈ موبائل کیٹرنگ سروسز گولبازار ربوہ
فون: آفس: 758 رہائش: 358